© rasailojaraid.com

محققین نے اسی کی بنیاد پر کتاب کے مطالعہ وتحقیق کا کام انجام دیا۔ ڈاکٹر فائز فارس کا مقدمہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں اخفش کے حالات زندگی، اساتذہ وتلامذہ اور تصنیفات کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں معانی القرآن کی ترتیب، آخذ اور اخفش کے طرز تصنیف پر بحث کی ہے۔ ڈاکٹر امین الورد نے اخفش کے سوانح سے تعرض نہیں کیا اور اس کے لئے اپنے ایم اے کے مقالہ "منهج الاخفش فی الدراسة النحوية" کا حوالہ دیا ہے۔ ان کے مقدمہ کا سب سے اہم حصہ معانی القرآن کا تقابلی مطالعہ ہے۔ چونکہ اخفش کی یہ کتاب ابوعبیدہ کی مجاز القرآن اور الفراء (متوفی ۲۰۷ھ) کی معانی القرآن کی درمیانی کڑی ہے اس لئے ان تینوں کتابوں کا تقابلی مطالعہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ محقق کے مطالعہ کا ماحصل یہ ہے کہ اخفش نے مجاز القرآن سے ۲۲۰ مقامات پر اور الفراء نے اخفش سے ۳۸۰ مقامات پر استفادہ کیا ہے۔ اس تقابلی مطالعہ میں محقق نے کتاب سیبویہ کو بھی شامل کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اخفش نے ۲۰۰ مقامات پر سیبویہ سے استفادہ کیا ہے اگرچہ سیبویہ کا نام لینے سے یکسر گریز کیا ہے۔ اخفش کی معانی القرآن نے بعد کی کتابوں کو کس حد تک متاثر کیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالامیر نے اس کا بھی جائزہ لیا ہے اور اس افادہ واستفادہ کی وضاحت کے لئے دو جدولیں تیار کی ہیں جہاں تک کتاب کے آخر میں اشاریوں کا تعلق ہے ڈاکٹر فائز فارس نے (ص ۵۵۷ تا ۶۶۷) موضوعات ومراجع کے علاوہ تیرہ قسم کے اشاریئے مرتب کئے ہیں جبکہ ڈاکٹر عبدالامیر کے ایڈیشن میں (ص ۷۵۷ تا ۸۵۸) صرف پانچ اشاریے ملتے ہیں۔ اس پہلو سے اول الذکر کا ایڈیشن بہت فائق اور مفید ہے۔

ملاك التاويل

تصنیف ابوجعفر ابن الزبیر الغرناطی (متوفی ۷۰۸ھ)

۱۔ تحقیق ڈاکٹر سعید الفلاح، دو جلدیں، صفحات ۱۲۰۰ (بشمول مقدمہ ۱۳۹ صفحات) طبع اول ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء۔ ناشر: دار الغرب الاسلامی۔ بیروت

۲۔ تحقیق ڈاکٹر محمود کامل احمد، دو جلدیں، صفحات ۱۰۱۲ + ۵۰ مقدمہ، طبع اول ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء ناشر دار النهضة العربية۔ بیروت

© rasailojaraid.com